

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 دسمبر 2012ء بمطابق 4 صفر 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

عَوِذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

خَلْدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ وَأَمَّا
الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ
غَيْرٍ مَّجْذُودٍ ۝ فَلَا تَكُ فِي مَرْيَةِ مِمَّا يَعْبُدُ هَتُّؤًا لِّمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّا
لَمُوفُونَ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں، اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا
پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے، وہ بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور جب تک
آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے
کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں داخل کئے جائیں گے (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں
ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ تو یہ
لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں۔ اس سے تم خلیجان میں نہ پڑنا۔ یہ اسی طرح پرستش کرتے ہیں جس
طرح پہلے سے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں۔ اور ہم ان کو ان کا حصہ پورا پورا بلا کم و کاست دینے
والے ہیں۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسپنز آؤر': نور سحر صاحبہ، کوئسپن نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر، اس پر کوئسپن نمبر نہیں لکھا ہوا۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بھی آدھا کہتی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، نہیں ہے اس میں، ہاں 13 سر۔

جناب سپیکر: جی۔

* 13 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) جنگلات کی لکڑی ڈپو گوہر آباد میں عرصہ دراز سے پڑی ہوئی ہے جو کہ گل سڑ گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ لکڑی کی اور اس سلسلے میں کورٹ کیسوں کی تفصیل

بعده عدالتوں کے نام اور تاریخ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) دوران سال 2011-12 میں لوئر اور اپر فارسٹ سرکلز میں مختلف جنگلات سے چرائی شدہ

لکڑی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل: لوئر ہزارہ فارسٹ سرکل ایبٹ آباد سے متعلقہ ایسی کوئی لکڑی نہیں ہے۔

2- اپر ہزارہ فارسٹ سرکل: سال 2011-12 کے دوران اپر ہزارہ سرکل کے مختلف جنگلات سے چرائی

شدہ لکڑی کی تعداد 328636 مکسرفٹ گوہر آباد اور درگئی ڈپولائی گئی اور محکمہ شیلڈول کے مطابق مذکورہ

لکڑی سے ہر ماہ سرعام نیلام کے ذریعے 281545 مکسرفٹ فروخت کی گئی۔ گوہر آباد اور درگئی منڈی

میں موجود عمارتی لکڑی عدالتی مقدمہ میں ملوث نہیں اور نہ ہی کسی عدالت سے ان پر حکم امتناعی جاری

ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: Yes sir۔ سر، اس میں اگر آپ دیکھیں، اوپر انہوں نے لکھا ہے جو ہم نے لکھا ہوا ہے

کہ گوہر آباد ڈپو میں لکڑی پڑی ہے، تو انہوں نے کہا کہ گلی سڑی ہوئی لکڑی پڑی ہے۔ نیچے یہ لکھتے ہیں کہ

اس کو ہم نے اتنے مکسرفٹ فروخت کی ہے تو یہ دو باتیں کر رہے ہیں۔ ایک جگہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہے، دوسری جگہ کہتے ہیں کہ ہم نے فروخت کی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Environment.

آوازیں: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔ یہ جنگل کے سوال آتے ہی آپ اٹھ جاتے ہیں، کیا بات ہے جنگل بڑا پیارا ہے جی؟ One by one چلیں، وہ ستار خان پہلے ہو جائے۔ جی ستار خان۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ چونکہ اپر فارسٹ سرکل جو ہے ہمارے ہزارے کا اور لوئر سرکل کے متعلق سوال تھا، نور سحر نے لایا ہے۔ جناب سپیکر! اس میں ہم نے دو تین بار، سوالات بھی آئے اس سے پہلے اور اس میں ہمارے منسٹر صاحب نے ہمیں مطمئن کیا تھا کہ یہ جو فارسٹ کے حوالے سے ہمارے اس اپر ہزارہ اور لوئر ہزارہ جنگلات کی کٹائی پر جو Illicit cut ہوتی ہے، اس پہ کافی بحث ہو گئی ہے، پورے صوبے میں، پورے ملک میں، لیکن اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو فارسٹ ہمارے صوبے کے پاس آیا تو میرے سوال پر منسٹر صاحب نے یہ یقین دہانی کرائی تھی اور ان دو شعبوں میں جو سائنٹیفک مینجمنٹ پلان ہے اور دوسرا ایف ڈی ایف جو ہمارا فارسٹ ڈیویلپمنٹ فنڈ ہے، اس کے خرچے پر کہ فارسٹری ڈیویلپمنٹ میں ہم اس فنڈ کو لگائیں گے کیونکہ عرصہ دراز سے یہ پڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب۔

جناب عبدالستار خان: اس میں گزارش کرونگا کہ یہ جو کابینہ کی کمیٹی بنی تھی، اس میں سائنٹیفک مینجمنٹ پلان پر کس حد تک کام ہوا ہے اور مستقبل میں ہمارے جنگلات کو Illicit cut سے بچانے کیلئے گورنمنٹ کابینہ میں اس کو کس حد تک لے گئی؟ یہ آپ ذرا بتائیں تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: زما جی دیکھنی دا ضمنی سوال دے چہ دوئی لیکلی دی چہ "سال 2011-12 کے دوران اپر ہزارہ سرکل کے مختلف جنگلات سے چرائی شدہ لکڑی کی تعداد" دا ٹے بنود لے دے جی، دوئی لیکلی لاندی ویخ تہ چہ پہ عدالت کبھی دیکھنی شہ قسمہ مقدمہ نشتہ۔ زہ منسٹر صاحب نہ دا تپوس کول غوارم چہ د پاشتو لائی خنگل کبھی مالکانان دی، عبدالودود، صنوبر، میاں داد، تالی زر خان، د

دوئ کیس خوبشا اور ہائیکورٹ کبھی چلیبری دوہ کالونہ، دوئ تہ معلومات
نشستہ کہ چا ورتہ اطلاع نہ دہ ور کرہی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ ویسے تو دو کی اجازت ہوتی ہے لیکن آپ لوگ۔۔۔۔۔
مفتی کفایت اللہ: آج سوال ہی ایک ہے جی۔

جناب سپیکر: جنگل میٹھا ہے، شاید آپ لوگوں نے جو کچھ نہ کچھ، منہ سے لگا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ میرا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد ہمارے وزیر
صاحب یہ بہانہ کرتے تھے کہ ہم گرین پالیسی نہیں نافذ کر سکتے، اسلئے کہ اس پر مرکز نے Ban لگایا ہے اور
ہمارے ہاں بہت سارے سفید پوش لوگوں کا اس سے روزگار وابستہ ہے لیکن اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد
تو وہ تمام چیزیں آگئی ہیں ہمارے پاس۔ پہلے بھی یہ محکمہ ہمارے پاس تھا، اگر انہوں نے Ban لگایا تو پھر چلو
ایک بات ہے، ایک عرصے سے Ban ہے۔ انہوں نے مختلف وفود میں بھی یہ یقین دہانی کرائی ہے اور
انہوں نے اس فلور پر بھی یقین دہانی کرائی کہ میں گرین پالیسی دے دوں گا لیکن آج تک وہ پالیسی نہیں دی
ہے، اگر اس کی وجہ بتادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب!

Mr. Speaker: Ji, Zamin Khan. No more questions, this is the last one. Ji.

جناب محمد زمین خان: سر دا جواب کہ وگورو، دہی (الف) کبھی دوئ وائی،
کوئسچن دا شوے دے: "(الف) جنگلات کی لکڑی ڈپو گوہر آباد میں عرصہ دراز سے پڑی ہوئی
جو گل سڑگئی ہے جی" تھیک شوہ جی؟ دوئ جواب ور کوی: "ہاں یہ درست ہے"، لکہ دا
خبرہ منی چہی یرہ د یرہی مودہی راسہی دلته خنگلی لرکے پروت دے او هلتنہ سخا
شوے دے خوبیا دا جواب چہی کوم دوئ ور کوی نو پہ جواب کبھی صرف د
گیارہ او د بارہ سال تفصیل ور کوی۔ ہغہ د عرصہ دراز چہی کوم د یرہی مودہی
نہ لرگی پراتہ دی، کہ د 2009-10 نہ دی، 2010-11 نہ دی یا د 2008 نہ دی، د
ہغی تفصیل پکبھی نشستہ، نو آیا کومہ خبرہ تھیک دہ چہی یرہ دوئ بہ کوی؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Environment, please.

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): محترم سپیکر صاحب، دا سوال بالکل واضح دے او جواب ئے ہم واضحہ دے۔ دیکھنہ جی چہ دوئ کوم سوال کرے دے نو ہغہ د گور آباد ڊپو متعلق دے۔
جناب سپیکر: گوہر آباد۔

وزیر ماحولیات: دا پہ حویلیاں کبہنہ دے جی او د ہغہ متعلق دا جواب چہ دے دا ئے ور کرے دے۔ پہ دیکھنہ چہ کوم لرگے ڊپو تہ راعی نو پہ ہغہ کبہنہ 20 Percent چہ دے ہغہ د سرکار وی او باقی پرائیویٹ چہ د چا Ownership وی د ہغوی وی، نو دا چہ کوم د سرکار لرگے دے، پہ ہغہ باندہ ہیش قسمہ د چا خہ کیس نشتہ۔ اوس کہ د پرائیویٹ پارٹیز پہ خیل مینخ کبہنہ خہ کیس وی نو د ہغہ سرہ خو زمونر خہ تعلق نشتہ، دا خود ہغوی کیس دے خود سرکار چہ کومہ حصہ دہ، ہغہ بالکل واضحہ دہ چہ ہغہ باندہ د چا کیس نشتہ، نو خکہ دا جواب ئے ور کریدے چہ پہ دیکھنہ د چا خہ مداخلت یا کیس پہ دہ باندہ نشتہ۔ د گور آباد ڊپو کبہنہ چہ کوم لرگے پروت دے نو د حکومت چہ کوم حصہ دہ 20 Percent، ہغہ بالکل کلیئر دہ او پاکہ دہ، پہ ہغہ باندہ د چا مقدمات نشتہ۔ باقی د پرائیویٹ پارٹیز پہ خیل مینخ کبہنہ خہ مقدمہ وی نو د ہغہ ذمہ دار خود حکومت نہ دے خود گورنمنٹ، عدالت بہ پہ ہغہ کبہنہ فیصلہ کوی او د ہغہ مطابق چہ د کومہ پارٹی خہ دغہ وی ہغہ بہ ہغوی تہ خہ۔ نو پہ دہ سلسلہ کبہنہ پہ سرکاری حوالہ باندہ چہ خومرہ ہم زمونر حصہ دہ، پہ ہغہ باندہ د چا خہ مقدمہ نشتہ۔ عبدالستار خان چہ کومہ خبرہ کوی د سائٹیفک مینجمنٹ او ہغہ طرف تہ ہغہ ہم اشارہ وکرہ، مفتی صاحب، نو یقیناً چہ انوائرنمنٹ اوس پراونشل سبجیکٹ دے او دہ صوبہ تہ راغلی دے او پہ دغہ حوالہ باندہ زمونر ڊیپارٹمنٹ خیل کار کریدے او دغہ چہ دے، زمونر کیبینٹ د ہغہ د پارہ خیل Proposals تیار کریدی او انشاء اللہ تعالیٰ پہ Next cabinet meeting کبہنہ بہ ہغہ خیل سائٹیفک مینجمنٹ پہ حوالہ چہ زمونر کوم پالیسی دہ او پہ ہغہ کبہنہ چہ خہ موغو بنٹل د حکومت نہ، کیبینٹ تہ بہ ئے پیش کرو او چہ کیبینٹ پہ ہغہ کبہنہ خہ Decision وکری، ہغہ بہ د حکومت ہغہ پالیسی وی او ہغہ بہ انشاء اللہ تعالیٰ چہ ڊیر زر پیش شی۔ دویمہ خبرہ چہ

شاہ حسین کپری دہ د پاشتو متعلق، اوس دا ہم پرائیویٹ کیس دے، پرائیویٹ پارٹیز پہ مینج کبني کیس دے، د حکومت د هغې سره خه اخستل ورکول نشته او د حکومت سره په هغې کبني د چا خه کیس نشته خود دوه پرائیویٹ پارٹیز په خپل مینج کبني کیس دے۔ دویم چي زمين خان کومه خبره وکړه نو د هغې جواب ما په اوله کبني ورکړو چي دا د گوهر آباد د پو متعلق ده۔ په هغې کبني چي کوم 20 Percent لرگے دے د حکومت، In kind چي هغه مونږ اخلو، په هغې باندي د چا خه کیس نشته جي۔

محترمہ نور سحر: میرا کونجین یہ تھا کہ یہاں پر "ہاں" لکھا ہے کہ "ہاں یہ درست ہے"، نیچے یہ لکھتے ہیں کہ ہم نے فروخت کر دی ہے تو دو باتیں ایک وقت میں کس طرح کی جاتی ہیں؟ میرا تو کونجین تھا، ان کا جواب مجھے نہیں دیا۔ آیا ایک جگہ آپ یہ کہتے کہ ہمارے پاس لکڑی پڑی ہوئی ہے، دوسری جگہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فروخت کی ہے؟

جناب شاہ حسین خان: دا خو جي د دوه پارټو مینج کبني نه دے جي۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جي مختصر خبره کوي چي هغه جواب درکړي۔ تاسو اوږده قصه شروع کړئ، لوئے تقرير پرې کوي۔ مختصر او وایي، کونجین خه دے؟

جناب شاہ حسین خان: داسې ده جي چي دا د دوه پارټو مینج کبني نه دے جي، دا د حکومت او د ځنگل د RJFMC د چيتر مینانو په مینج کبني خبره ده۔ دا ما چي کوم او وئیل، چيتر مینانو نومونه تاسو ته واخستل دا د دې چيتر مینانو او حکومت مینج کبني ده د دوه کسانو مینج کبني نه دے جي۔

جناب سپیکر: جي، آنرېبل منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: نور سحر بي بي چي کوم سوال کړے دے، دې Nature باندي جي دوي مخکبني هم سوالونه راوړي دي او په هغې کبني مونږ ټول د ډيټيل ورکړے دے چي په مختلف ډويژنونو کبني 24 هزار 748 کيسز چي دي، هغه رجسټرډ شوي دي په دې ټوله صوبه کبني، چي هغه جي زمونږ د ضلعو ډسټرکټ وائز هغه ټول دغه دې اسمبلي کبني پيش کړے وو چي په دې ضلع کبني دومره کيسز رجسټرډ شوي دي، دومره پکبني Fine شوي دي او دومره مطلب دے چي هغه Under trial دي، چي هغه يو مکمل رپورټ چي دے هغه مونږه د هغه سوالونو

پہ ذریعہ باندی دلتہ وئیلے وو۔ اوس دا سوال چہی دے ، دا Particular د گوھر آباد د پو متعلق دے او د ہغہی متعلق د و مرہ خبرہ دہ چہی کوم ما تا سوتہ او ہغوی تہ و کپہ۔ دوئی چہی کومہ خبرہ کوی نوزہ بہ د دہی متعلق تپوس و کرم خکہ چہی In hand زما سرہ د دہی متعلق خہ مواد نشتہ نو کہہ دوئی یا کوئسچن راوری یا خہ موقع را کپری چہی بیا زہ دوئی تہ جواب ور کپم۔

Mr. Speaker: Thank you.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب حاجی زرشید خان 18-12-2012 و 19-12-12، ثناء اللہ میا نخیل صاحب 18-12-12، پرویز احمد خان 18-12-12، جاوید عباسی صاحب 18-12-12، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان 18-12-12، ستارہ ایاز صاحبہ 18-12-

Is it the desire of the House that the leave may be granted? -12
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحریر استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move privilege motion No. 194.

جناب اسرار اللہ خان گنداپور: تھینک یو، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کو محکمہ تعلیم ڈیرہ کے ای ڈی او کی من مانیوں سے متعلق مطلع کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے حال ہی میں پہلے میری شکایت پر ایک مقامی ٹیچر، عبدالقیوم ایس ای ٹی کی Negligence of duty کے تحت Pay stop کرادی اور پھر ڈائریکٹر سے باقاعدہ Approval کے بعد مزید کارروائی کیلئے یقین دہانی کرائی لیکن اچانک ہی انہوں نے رویہ بدل کر اس کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا اور یہ بتایا کہ وزیر تعلیم صاحب نے مجھے کہا ہے فون پر، میں نے وزیر تعلیم صاحب سے بھی اس سلسلے میں بات کی، انہوں نے لا علمی کا اظہار کیا اور تعاون کا یقین دلا یا تاہم شاید مصروفیات میں وہ بھی ای ڈی او سے تاحال رابطہ نہ کر سکے۔ ای ڈی او تعلیم فیروز شاہ کی اس اقدام سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے جو کہ Disrespectful conduct کے زمرے میں آتا ہے، لہذا اس پر وزیر صاحب کو سنتے ہی اس کا مناسب حل تجویز کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، آنر بیل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ اسرار خان زمونر ڊیر زیات Competent او ڊیر زیات معتبر ملگرے دے۔ دوئی بالکل ماسرہ پہ تیلیفون باندی ہم خبرہ کړې وه، بیا ما Indirectly هغه Message چې کوم دے، هغه ما Convey کړے دے او چې دا کوم ذکر دوئی کړے دے، زه دوئی ته یقین دهانی ورکوم چې ان شاء اللہ مونر د ډی ای ډی او نه پوره پوره د ډی تپوس هم کوؤ او دوئی ته دا هم یقین دهانی ورکوم چې که واقعی هغوی داسې کړې وی، مونر به نه صرف هغه ته سزا ورکوؤ بلکه اسرار خان چې خنکه اطمینان کپری، ان شاء اللہ هغسې اطمینان به مونر د اسرار خان کوؤ او بیا به ورته هم د ډی وارننگ ورکوؤ ای ډی او ته چې کم از کم په راروان وخت کنبې دا چې اسرار خان کوم ذکر کړے دے چې داسې قسم له غلط بیانی نه یا دغه نه کار وانخلي۔ نو زه هغوی ته یقین دهانی ورکوم ان شاء اللہ چې هغوی به دوئی سره پخپله هم ملاؤ شی او زه هغوی ته ډائریکشن هم ورکوم چې ان شاء اللہ آئنده به هم داسې قسم له د غلط بیانی یا دغه نه کار نه اخلی۔

Mr. Speaker: Thank you. Honourable Haji Aurangzeb Khan, to please move his privilege motion No. 196.

جناب اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی توجہ اپنے حلقے کے ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے حلقے کے علاقہ ہارون آباد رنگ روڈ کیلئے سوئی گیس پائپ لائن کی منظوری دی تھی اور جملہ کاغذات اور افتتاح کی تیاریاں بھی مکمل تھیں، اسی دوران میرے جج پر جانے سے فائدہ اٹھا کر جی ایم سوئی گیس کی ایما پر کسی غیر متعلقہ شخص نے اس منصوبے کا افتتاح کیا، جج سے واپسی پر مجھے معلوم ہوا کہ ہارون آباد کا افتتاح ہو چکا ہے۔ جی ایم سوئی گیس کے اس اقدام سے میرا استحقاق بری طرح مجروح ہو گیا ہے، میں اس معزز ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ جی ایم سوئی گیس سے اس غیر قانونی اقدام کی باز پرس کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، چونکہ زہ پہ حج کنبی ووم او دا افتتاح چې چا وکړه نو ما ته ډیر افسوس دے چې هغه زما د ډی اسمبلئ یورکن دے چې هغه د ډی پنبور ضلعې سره د هغه تعلق هم نه دے، * + + + چې غیر قانونی طریقې

*بحکم جناب سپیکر حذف کړے گئے۔

سرہ راغلو او زما پہ علاقه کبني هلتہ د سوئي گيس د پائپ لائن يو افتتاح ئے وکرہ، افسوس خوراته پہ دې باندي راغلو چي ټول کاغذات ما سرہ موجود دی، د ستارت نہ واخلئ تر د آخرہ پورې چي ټومرہ هغي پسي ما مندي ترې وھلې دی، ټومرہ هغه زما پہ هغي باندي شوې ووجي او بيا ئے هلتہ يو غلط بياني هم وکرہ چي ما 40 لاکھ روپي د خيل جيب نہ ورکري دي او د سوئي گيس دا پائپ لائن ما درتہ لگولے دے۔ نو زہ تاسو تہ هم خواست کوم، دې اسمبلي تہ هم خواست کوم چي جي ايم صاحب ہم به را او غواړئ او * + + + ہم را او غواړئ چي هغوي زما پہ حلقہ کبني کار څہ دے، هغه پہ کومه وجہ باندي راغلي دے؟ هغه يو ايم پي اے دے، منسټر ہم نہ دے، نہ د فيدرل منسټر دے چي هغه راځي او زما پہ علاقه کبني، زما پہ حلقہ کبني هغه افتتاح گانې کوي؟ دا يو ځل نہ شو، د دې نہ مخکبني عالم زيب خان چي کلہ شهيد شوي وو، هغه دوه مياشتي زمونږ هغه Gape پاتي شوي وو، چونکہ اليکشن زمونږ نہ وو شوي، پہ هغه ټائم کبني هم دے راغلي وو، يو افتتاح ئے کرې وہ۔ چونکہ هغي ټائم کبني زہ ايم پي اے نہ ووم نوماتہ د خبرو څہ هغه نہ وو چي يره ما به څہ دغه باندي د هغي يو دغه رنگ دغه کرے وے پہ دې اسمبلي کبني نو کہ چونکہ مونږ دغه شان ايم پي اے گان را پاڅو او د يو بل پہ حلقو کبني مونږ افتتاح گانې کوؤ نو زما پہ خيال سرہ دا نوماتہ بنه خبرہ نہ بنکاري، جمعہ جمعہ آتہ دن وشو، يو پارتي جوړه شوه نو پکار دا دي چي دوي کہ سياست کوي، فيئر سياست د وکري، د دروغو نہ ولې کار اخلي چي هلتہ راځي پہ علاقه کبني بيا غلط بياني کوي چي چاليس لاکھ روپي ما د جيب نہ ورکري دي؟ پہ دې وجہ زما استحقاق مجروح شوي دے، پکار دا ده چي جي ايم سوئي گيس او * + + + نہ د دې خبرې ټپوس وشي چي پہ کوم بنياد باندي هغه راغلي وو او هلتہ افتتاح ئے کرې ده؟ ډيره مهرباني جي۔

مفتي نفايت اللہ: پوائنٹ آف آرډر، سر۔

جناب سپيکر: ودريره گورنمنټ نہ ټپوس وکړو، دوي ورکبني څہ وائي؟

*جگم جناب سپيکر حذف کئے گئے۔

جناب بشیر احمد بلور { سینیئر وزیر (بلديات) } : سپیکر صاحب!

مفتی کفایت اللہ: * + + ہاؤس میں موجود نہیں ہیں، ان کی غیر موجودگی میں ان کے حوالے سے بات کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

سینیئر وزیر (بلديات): نہ سپیکر صاحب! ما تہ یو پینئخہ منتہہ را کړئ۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلديات): زہ دا عرض کوم چہی * + + + زمونږ معزز رکن دے، مونږ د هغوی احترام کوؤ او زمونږ ورور دے۔ زما به دا خواست وی چہی دا په دې دا پریویلیج موشن چہی دے دا د پیاارتمنت باندې وکړی او جی ایم د را او غواړی او جی ایم نه د تپوس وشی چہی بهی دا ولې تا کرے دے؟ په دیکنې نه زمونږ د ایم پی اے پکینې تگ ضرورت دے او نه د هغوی پریویلیج د هغوی په وجه شوے دے، جی ایم د را او غواړی، عمله د راشی، هغې نه د تپوس وشی نو هغې پورې محدود کړئ نو بیا مونږ دا پاس کوؤ پریویلیج موشن، بیشک عمله د را او غواړی، هغې سره د کینینې۔ که هغوی پیسې نه دی ورکړی نو بیا تهپیک ده، هم هغه جی ایم ذمه وار دے چہی هغه بغیر د جی ایم نه شوک نه شو تلے، د جی ایم د Permission نه بغیر خو شوک نه شو تلے او که جی ایم بغیر د تپوس نه یا هغوی پیسې نه وی ورکړې او د دوی علاقې کینې تلے دے او جی ایم صاحب هلته Arrangement کرے دے او هغوی افتتاح وکړه نو بیا جی ایم Responsible دے، هغه د را او غوښتے شی، هغې باره کینې پریویلیج موشن چہی دے، هغې پورې به مونږ او منو او باقی د * + + یا د * + + خبره، دا زه ریکویسٹ کوم چہی دا د حذف کرے شی او که هغه بیا ذمه وار وی، بیا به سرے ورسره خبره وکړی چہی تا زیاتے ولې کرے دے؟ هغه موجود هم نه دے او زما یقین نه دے چہی هغه داسې کار به کرے وی۔ نوزه به دا ریکویسٹ وکړم خپل ممبر صاحب ته چہی دا د امنډمنٹ وکړی او دا خالی صرف هغوی سره۔۔۔۔

* حکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نہ دیکھنے Written کبھی نہ دی، دائے زبانی اووٹیل خو زبانی
مہربانی وکری چہ خنگہ دوئ اووٹیل۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ دا Accept کوم، بس تھیک شو۔

جناب اورنگزیب خان: بالکل جی، ما پہ دیکھنے دھغوی نوم نہ دے ورکھے،
* + + چونکہ ما دا د جی ایم خلاف راوستے دے، دا خو ما دہ اسمبلی تہ
ہغہ تول حقیقت بنکارہ کولو چہ خہ حقیقت دے؟

جناب سپیکر: د دہ Statement نہ د * + + + + نوم حذف کرے شی، دا دوئ
چہ کوم اووٹیل۔ اوس دا بیا تاسو، د جی ایم خلاف دے کنہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): د دیپارٹمنٹ خلاف خوبالکل ہغہ Accept کوؤ جی۔

جناب سپیکر: د دیپارٹمنٹ خلاف دے۔

محترمہ زرگس شمین: جناب سپیکر، میں KPK کی ایم پی اے ہوں، اگر میرے پاس فنڈ ہے اور کسی کی
ریکویسٹ ہے میں وہاں پہ وہ چالیس لاکھ لگاؤں تو یہ میرا حق بنتا ہے کہ وہاں پہ میں افتتاح کیلئے جاؤں، اس
میں اس کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے، آپ نے فنڈ دیا تھا؟

محترمہ زرگس شمین: جی۔

جناب سپیکر: فنڈ کس نے دیا تھا؟

محترمہ زرگس شمین: * + + + کا فنڈ تھا، 40 لاکھ اس نے لگایا ہے، پھر تو جیسے آپ لوگوں کا
Candidate ہے اسی طرح ہمارا بھی Candidate ہے، اس کے کہنے پہ ہم نے لگایا ہے تو اس میں کیا
غلطی کی ہے، اس میں غلط کیا ہے؟

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): میں نے تو کہا ہے کہ اس کی پارٹی سے جس بندے نے لگایا ہے یا آپ کے کسی ممبر

* حکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

کی طرف سے لگا ہے تو اس کا حق ہے، ضرور جا کر افتتاح کریں، صرف میری جو گزارش ہے، وہ یہ ہے کہ میرے ایم پی اے صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ جو فنڈ تھا، یہ ان کا نہیں تھا، ان کا اگر نہیں تھا تو اچھی بات ہے، وہ آجائے گا، اپنا جی ایم، اور جی ایم کہہ دے گا کہ جی ان کا فنڈ ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور اگر ان کا فنڈ نہیں ہے اور گئے ہیں تو ہمارا جو پریوچلج موشن ہے، اس کیلئے ہے، یہ نہیں ہے کہ ہم خدا نخواستہ آپ کے یا * + کے خلاف بات کر رہے ہیں، ہمارا پریوچلج اس وقت مجروح ہوا ہے کہ اگر پیسے جو ہیں، وہ گورنمنٹ کے تھے، فیڈرل گورنمنٹ کے تھے، اگر ایم پی اے صاحب نے خود کہیں سے دیئے تھے تو اگر افتتاح انہوں نے کیا ہے تو ہم اس میں بھی ان کو Blame نہیں کرتے، ہم اس کیلئے کہتے ہیں کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کو بلا کر پوچھیں کہ کیوں اس نے Arrangement کیا ہے؟ اگر انہوں نے پیسے دیئے ہیں، آپ کے پیسے ہیں، ان کے پیسے ہیں، ان کا حق بنتا ہے بالکل جا کر اچھا کیا ہے کہ افتتاح کیا ہے، اگر نہیں ہے صرف ہماری وہاں تک محدود ہے، میں نے جیسے ریکویسٹ کی ہے، ہمیں کوئی اس پہ اعتراض نہیں ہے جو آپ فرما رہی ہیں۔

جناب سپیکر: دا خہ کوؤ اوس کمیٹی تہ ولیبرو؟ Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Ji, Bashir Bilour Sahib.

سینیئر وزیر (بلدیات): پوائنٹ آف آرڈر باندھی زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دیرہ مہربانی، I am so grateful، سپیکر صاحب، میری درخواست یہ ہے کہ میں کل نہیں تھا اور مفتی صاحب نے فرمایا تھا کہ وزراء صاحبان نہیں آتے، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور یہ بھی کہا کہ یہ بھی ایک خیانت ہے کہ ان کو، پریوچلج لیتے ہیں، اپنی ساری مراعات لیتے ہیں اور موقع پہ نہیں آتے اور ہمارے وزراء نہیں آتے، ہمارے لوگ نہیں آتے، میری ایک درخواست ہے اگر یہ ہاؤس میرے ساتھ Agree کرے، آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارا جو آئین تھا، اس میں یہ تھا

*نگم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

کہ ہماری صوبائی اسمبلی کے 70 دن ہونگے، اس کو اٹھارہویں ترمیم میں بڑھا کر 100 دن کر دیا، ان 100 دنوں میں یہ حالت ہے کہ ہم ہفتے میں تین دن آتے ہیں اور چار دن چھٹی کرتے ہیں اور ہم سات دنوں کی تنخواہیں اور سات دنوں کے پریولجمنٹ لیتے ہیں، یہ بھی عوام کے پیسے ہیں اور یہ اسمبلی عوام کے پیسوں پہ چلتی ہے، میری یہ درخواست ہوگی تمام ممبران صاحبان سے کہ ہم ایک متفقہ قرارداد پاس کر کے مرکز کو بھیجیں کہ خدا کیلئے یہ عوام کا پیسہ ہے اور اس کو غلط طریقے سے وہ اخراجات جو بھی اسمبلی میں ہوتے ہیں، وہ سارے عوام کے پیسوں سے ہیں، یہ ایک حساب سے خیانت ہی ہے جیسے مفتی صاحب نے فرمایا تھا تو ہم کیوں نہ ایک ایسی قرارداد پیش کریں اور اپنا "غارہ" خلاص کریں کہ ہم مرکز کو کہیں کہ بھئی ہمارے 70 دن جو ہیں ہمارے لئے کافی ہیں، ہم یعنی ہفتے میں تین دن کام کرتے ہیں اور سات دن کے پیسے لیتے ہیں، چار دن چھٹی کرتے ہیں، یہ کون سا انصاف ہے؟ تو میری یہ درخواست ہوگی اگر آپ اجازت دیں کہ ہم اپنے ممبران یا پارلیمانی لیڈروں کے ساتھ بیٹھ کر اگر ایک قرارداد پیش کریں تو آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس پہ بات کریں، اگر ان سب کی مرضی ہو تو ہم اس کو پاس کرائیں۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے لیکن نہ لیا کریں نا، کس نے زور سے کیا، آپ لوگ خالی تین دن کے پیسے Claim کریں، باقی نہ لیا کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر آپ تین نہ دیں تو ہم آئیں گے؟

(تمتھے)

جناب سپیکر: نہیں اگر "غارہ" خلاص کرنا ہے نا تو یہ۔۔۔۔۔

(تمتھے / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! خہ و ایئ؟ خو ترسکونہ خبرہ کوہ، د جھگڑی خبرہ و نکوڑی جی، مفتی صاحب۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: مہربانی جی۔ محترم بشیر بلور صاحب نے جس طرف متوجہ کیا ہے، وہ اپنے لحاظ سے ایک اہم بات ہے کہ ہمیں قومی خزانے کا بہت زیادہ خیال کرنا چاہیے لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ اعتراض مرکز پر ہے یا جناب سپیکر پر ہے، اس لئے کہ ہمیں تو لوگ نہیں کہتے کہ پیر اور منگل کے دن آپ آئیں اور بدھ اور جمعرات چھٹی کریں، یہ تو ہماری یہاں انتظامی ترتیب ہے۔ خیر اگر ہمارا پریولجمنٹ نہیں ہے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم پر تمام طبقات متفق ہیں اور جو لوگ

وہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہ ہم سے زیادہ تجربہ رکھتے ہیں۔ اب اگر ایک جمہوری ادارے اور اسمبلی سے قرارداد جائے گی جو اٹھارہویں آئینی ترمیم کی روح کے خلاف ہوگی تو ایک پینڈورا باکس، کھل جائے گا، پھر اٹھارہویں آئینی ترمیم میں کتنے مختلف الحیال لوگوں کو متفق کیا ہے اور یہ آئینی ترمیم نہیں ہے جناب سپیکر، یہ دراصل 1973ء کے آئین کی دوبارہ سٹڈی ہے، بہت مشکل حالات میں لوگوں کو راضی کیا ہے اور ان کو اس میں متفق کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وفاقی حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں، ایک قرارداد بھیجیں ان کی خدمت میں، یہ ٹھیک نہیں ہے، ہمیں اپنے وزراء کو پابند کرنا چاہیے، ہمیں خود پابند ہونا چاہیے اور (تالیان) اگر 100 دن دیئے ہیں تو جناب بشیر خان کو یہ اندازہ نہیں ہے کہ یہ 365 میں سے 100 دن ہیں، پارلیمانی سال کے 100 دن ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے پاس 265 دن پھر بھی فارغ ہیں، میری رائے تو یہ ہے کہ اس طرح کی قرارداد نہ لائیں، یہ جمہوری قوتوں کیلئے ایک اچھا شگون نہیں ہوگا، کل کوئی اور پارٹی ہوگی، وہ بھی اٹھارہویں آئینی ترمیم کی کسی بات کو پسند نہیں کرے گی، وہ بھی ایک قرارداد دلائے گی تو اس طرح ایک ملعونہ بن جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ بشیر خان بلور اپنی بات پر اصرار نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): جیسے مفتی صاحب نے فرمایا ہے، بہر حال وہ بہت اچھے پارلیمنٹیرین بھی ہیں اور سب سے زیادہ سمجھدار یہی ہیں اس ہاؤس میں ہمیشہ آئین، کی اٹھارہویں، انیسویں ترمیم بھی آئی ہے، بیسویں بھی آئی ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ قرآن کا حرف ہے کہ اٹھارہویں ترمیم میں، انیسویں ترمیم نہیں آسکتی، یہ پہلے تو میں Explain آپ کو کر دوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے جب ان سے پوچھا، آپ نے 70 دن سے 100 دن کیوں کئے ہیں؟ انہوں نے کہا جی آپ کی کجلیشن بہت زیادہ ہو جائے گی، تو میں یہ دیکھتا ہوں کہ بزنس ہماری اتنی نہیں ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے، میں تو ہر روز ادھر حاضر ہوتا ہوں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک 70 دن سے 100 دن کرنا مجھے، میں بالکل، آپ 100 دن نہیں، 265 دن کہیں ہم آنے کیلئے تیار ہیں مگر یہ ہے کہ یہ قوم پر ایک ویسے بوجھ بنا ہوا ہے، یہ اسمبلی کے جتنے اخراجات ہیں، یہ آپ نے کہا کہ ترمیم سے پینڈورا باکس، کھل جائے گا، پینڈورا باکس، اس میں نہیں کھلتا، انیسویں ترمیم میں کوئی پینڈورا باکس، نہیں کھلا، بیسویں ترمیم سے کوئی پینڈورا باکس، نہیں

کھلا، یہ صرف ایک Suggestion ہے، آپ کرتے ہیں کہ نہیں، تو میں واپس لیتا ہوں کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے بالکل۔

(تالیاں)

مفتی کفایت اللہ: مہربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Syed Jafar Shah Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 818. Ji, Jafar Shah Sahib.

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، یہ نوٹس میں نے ایک سال پہلے پیش کیا تھا اور اس سلسلے میں یہ عرض کرتا چلوں کہ میں اس فورم پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں وزیر تعلیم سردار حسین بابک صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ جب میں یہ مسئلہ ان کے نوٹس میں لایا تو انہوں نے نفس نفیس میرے حلقے کا دورہ کیا اور جتنے بھی وہاں پرائیجوکیشن کے حوالے سے مسائل تھے، ان کو حل کرنے کی کوشش کی اور یہ بتدریج حل ہو رہے ہیں۔ (تالیاں) تو میں اپنا نوٹس واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی آزیبل سردار بابک صاحب، یہ کل ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب کا بھی اسی پر وہ آیا تھا اور دو چار اور معزز اراکین نے اس پر بات کی تھی، اہم چیز ہے، اس پر ذرا تفصیل سے بات کریں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: شکریہ سپیکر صاحب۔ KP-85 د شاہ صاحب محترم چچی کومہ حلقہ دہ، حقیقت ہم دا دے چچی ہلتہ بدقسمتی نہ فلڈ کبھی ڍیرہ لویہ تباہی شوہی دہ او بیا مونبرہ لاہرو ہلتہ، مونبرہ دورہ وکرہ او د سکولونو حالت مونبرہ وکتو۔ Priority basis باندی وزیر اعلیٰ صاحب ہم ڍیرہ زیاتہ مہربانی کرپی دہ او ان شاء اللہ ہلتہ چچی کوم د سکولونو حالت دے، ہغہ ڍیرہ زیاتہ خراب وو، تر ڍیرہ حدہ پورپی خو ہغہ بھرتی سوات کبھی اولئی مرحلہ کبھی شوہی دہ، دویمہ مرحلہ کبھی ہم روانہ دہ ان شاء اللہ، بیا مونبرہ د دوئی ڍ پارہ یو بل ترتیب جوہر کرے دے چچی پہ ہغہ سکولونو کبھی چچی پہ کومو سکولونو کبھی استاذان نشتہ، مونبرہ تہ شاہ صاحب یو لسٹ را کرے دے، ہغہ بہ ان شاء اللہ زر تر زرہ ورتہ برابر شی کہ خیر وی او مونبرہ تہ احساس ہم دے سپیکر صاحب، دا علاقہ چچی دہ د شاہ صاحب دا ڍیرہ زیاتہ یخہ، پہ دہی وخت کبھی ڍیرہ زیاتہ یخہ وی،

هغلته واوره هم کيڙي، ڊيره زياته يخه ده۔ دهغي ڊپاره هم مونږه خصوصي دغه څه ڊي ڇي استاڏانو ڊپاره مونږه خصوصي انتظام ان شاء الله که خير وي څه ڊي او زه شاه صاحب له تسلي ورکوم ڇي مونږه به بيا هم کښينو او ڇي کوم څه ڊي يا کومې نورې مسئلې ڊي، ان شاء الله په هغي کښې به هم په سنجيدگي باندي Steps واخلو او هغه مسائل ڇي ڊي، هغه به حل شي ان شاء الله که خير وي۔

جناب سپيکر: سردار بابک صاحب! يه پانچ څه مينه سے ايک پريکٹس چل رهي تهي تو وه انٽر ويوز اور ان کي لسٽين لگ رهي تھين ليکن ابھي تک اس کا Outcome نهين آيا۔ وه اے ٿي اساتذہ، سي ٿي اساتذہ، کلام تو بہت دور والا علاقہ ہے، پشاور کے آس پاس لوگ Complaint بہت زيادہ کر رہے ہيں۔

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: سپيکر صاحب! زمونږه يوه مسئله ده، ما خو هغه تيره ورځ ڇي مونږه ميډيا ته د ميان صاحب په وړاندې کوم بريښنگ ورکولو د ساږهي چار ساله دور زمونږ ڇي کومه کار کردگي ده، په هغي کښې هم ما دا نکته ڊير په ادب سره وچته کړې وه، نن هم زه دا نکته وچتوم ڇي دا کورټ والا ڇي کومه مسئله ده جي، زمونږ اکثر و اضلاع کښې يو Individual کورټ ته لار شي، بدقسمتي دا ده ڇي هغه څنگه ڇي تاسو ذکر کوئ يا زمونږ نور ملگري ذکر کوي ڇي هلته پوستونه خالي وي، هغه پوستنگ ڇي کوم ڊي، هغه زمونږ Stay شي۔ مونږ دا ريكويست کوؤ کورټ ته ڇي ظاهره خبره ده کورټ ته خو هر څوک تله شي او کورټ سره دا اختيار هم شته ڇي هغه څيزونه Stay کړي خو مونږ به دا ريكويست کوؤ ڇي که ڊيپارټمنټ ته لږه موقع، پينځه منټه ڊيپارټمنټ ته د اوريدو ڊپاره ورکوي نو زمونږ يقين دا ڊي ان شاء الله ڇي دا څومره څه ڇي ڊي دا به برابرې او دغه پراسيس ڇي ڊي، هغه به ودريري نه، هغه به Expedite وي۔ نور تر زره به د بهر تو هغه مهم ڇي ڊي، هغه به روان وي نو دا مسائل به مخي ته نه راځي۔

جناب سپيکر: دا پشاور هم، په ديکښې Stay ڊي، Stay order ڊي؟
وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: بالکل جي ديکښې Stay وو، دا ڊير وخت خو زمونږ نه Stay و اخستو۔ اوس خو Stay vacate ڊي، په هغي کښې مونږه Tentative

لستونہ چہ کوم دی، ہغہ ئے لگولی دی، پیبنور کبہی خو بہ زر تر زره ان شاء اللہ مونہر اپوائنتمنتس وکرو خو بہر حال چہ تائم زمونہر نہ ضائع شو، ہغہ د کورٹ پہ وجہ باندہی چہ ہلتہ Stay وو، یو پکبہی Stay وو او بیا پکبہی بلہ مسئلہ وہ نو اوس ہغہ مسئلہ چہ دہ، ہغہ ختمہ شوہی دہ او ہغہی باندہی زمونہر کار روان دے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اوس مین ورسک روڈ باندہی دوہ سکولونہ وو او زہ پرہی ہغہ بلہ ورخ تیریدم او وائی چہ تیچران نشتہ، چہ تپوس مو وکرو وائی چہ Stay order دے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او جی۔

جناب سپیکر: Stay order لہر زما خیال دے دا کہ خان لہ لہر ڈسکس کرو، تاسو بہ لہر راضی جی، لاء منسٹر صاحب او مونہر بہ پرہی خپلو کبہی خبرہ کوؤ۔ ایڈوکیٹ جنرل صاحب خو زمونہر بیا لاہرو، سئی نکرو چا، زما پہ خیال شوک شتہ نہ۔

Hafiz Akhtar Ali Sahib, please move, 834, 834.

حافظ اختر علی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ ایک اہم اور ضروری مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرے حلقے PK-28 مردان میں میاں خان سنگاؤ، پیپل اور میاں عیسیٰ میں مختلف ٹیوب ویلز خراب اور نامکمل پڑے ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس کو پینے کے پانی کی سخت تکلیف ہوتی ہے، لہذا محکمہ پبلک ہیلتھ اور واٹر ڈیپارٹمنٹ کو پابند بنایا جائے کہ جلد از جلد ان سکیموں کو مکمل اور چالو کریں تاکہ عوام میں پھیلی ہوئی بے چینی دور ہو جائے۔

جناب سپیکر صاحب، ہغہ ورخ ما پوائنت آف آرڈر باندہی ہم دا خبرہ وچتہ کرہی وہ او محترم جناب بشیر بلور صاحب ڈائریکشن ہم ورکرہے وو خو چونکہ دا مسئلہ، پہ دیکبہی دا بعضی سکیمونہ د 2007-08 د اے ڈی پی یو حصہ دہ او یو یقیناً د ہغہی ہغہ پائپونہ د ہغہی ہغہ تپول میتیریل ہغہ ادھر ادھر دغہ شان پراتہ دی او پہ جماتونو کبہی ڈیرہ سختہ مسئلہ دہ او زما بہ دا درخواست وی، پرون ہم دا مسئلہ وہ او نن ہم دا مسئلہ تقریباً د وزراء د حاضرئ او د غیر حاضرئ پہ حوالہی سرہ چلیبری۔ زمونہرہ ڈیرہ محکمہ داسی

دی چھی ہغہ د محترم وزیر اعلیٰ صاحب سرہ دی، کہ چرہ مونہرہ دا ٲول ایوان چھی کوم دے نو ہغہ کہ تاسو مناسب گئی مونہرہ بہ درسہ تعاون و کٲرو، پہ جرگہ بانڈی بہ ہغوی تہ لار شو چھی کم از کم پہ ہفتی کبھی یو ورخ، وزیر اعلیٰ صاحب محترم پخیلہ تشریف راوری، دی ٲولو سیکرٹریانو بانڈی بہ ہم یو ٲیر بنہ اثر وی او د وزراء حاضر ی بہ ہم یقینی وی۔ پہ دیکبھی محکمہ ٲبلک ہیلتھ، محکمہ ورکس، ٲولیس، ایڈمنسٹریشن، اسٹیبلشمنٹ، ٲیری محکمہ جات داسی دی، د ہغی مسائل دغہ شان معلق ٲراتہ وی، لہذا دا مسئلہ، زما بہ خصوصی درخواست وی چھی پہ دیکبھی ٲائریکشن ہم ورکے شی او د ٲی خہ ممکن حل ہغہ رااویستلے شی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل لاء مسٹر صاحب، ٲلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا اول بہ زما خیال دے د سی ایم صاحب حوالی سرہ خبرہ و کٲرو جی، حافظ صاحب تہ ہم ٲتہ دہ او دا آئینی خبرہ دہ چھی ٲومرہ وزراء صاحبان دی، ہغوی د Collective responsibility د اصول د آئین تحت د یو بل ٲی ٲارٹمنٹ حوالی سرہ جواب ہم ورکولے شی او چھی خہ ایشورنس ورکوی، ہغہ بہ ان شاء اللہ گورنمنٹ ٲورہ کوی او زمونہرہ چیف منسٹر صاحب چھی ٲومرہ د ٲی ایوان تہ راغلے دے نو زما پہ خیال د ٲلورو صوبو سرہ ئے موازنہ و کٲری نو دومرہ بہ یو چیف منسٹر ہم ہغہ ٲیل ایوان تہ نہ وی تلے ٲومرہ چھی زمونہرہ وزیر اعلیٰ صاحب راغلے دے (ٲالیاں) او بہر حال د دوئ مسئلہ دہ، دا دوئ دا در ٲی دغہ بنود لی دی، میان خان د ہغی چھی کوم سکیم دے د ہغی زما خیال دے ٲرانسفارمر خراب دے۔ سنگاؤ کبھی د Starter خہ ٲرابلم دے۔ داسی دغہ ٲیبل وغیرہ کبھی د دوئ د مشینری خہ ٲرابلم دے۔ زہ دوئ تہ دا فلور آف دی ہاؤس وایم، ان شاء اللہ پہ در ٲی ورخو کبھی دننہ دننہ بہ ان شاء اللہ دا ٲول د دوئ پہ حلقہ کبھی ٲومرہ واٲر سپلائی سکیمز دی کہ خیر وی، دا بہ در ٲی ورخو کبھی دننہ ٲھیک کیری، ان شاء اللہ۔

(ٲالیاں)

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2011-9-29 کو میں نے ہاؤس میں 'خیبر پختونخوا گروپ انشورنس بل' پیش کیا تھا، اس موقع پر حکومت نے فلور پر یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ حکومت اس پر کام کر رہی ہے اور ایک ماہ میں بل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا لیکن ایک سال تین ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک کسی قسم کی پیش رفت نہیں ہوئی، اس لئے جناب سپیکر، اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ جناب سپیکر! اس صوبے کے ہر

ایک----

Mr. Speaker: The Sitting is adjourned for fifteen minutes, for prayers.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین، عبدالاکبر خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب مسند نشین: جی۔

جناب غلام قادر خان بیٹنی: سپیکر صاحب! پہ تانک ضلع کنبی یو اوور سیٹر دے، دا دریم وار دے چہ زہ ئے بدلوم، د ہغہ د لاسہ زمونہ تانک ضلع چہ کومہ دہ، تہس نہس پرتہ دہ۔ سپیکر صاحب، پہ 12 تاریخ باندہ آرڈر ورتہ کرے دے پہ 12-12 باندہ۔

جناب مسند نشین: جی۔

جناب اورنگزیب خان: کورم پورہ نہ دے۔

جناب مسند نشین: و شمارئ۔ پانچ منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Chairman: How we move on to legislation.

کل جو بل Consideration Stage سے گزرا، اب اس کی Clause by clause

consideration سٹارٹ کرتے ہیں۔

جناب غلام قادر خان بیٹنی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: جی۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر، دغی حوالہ سرہ سر خبرہ کوم۔

جناب غلام قادر خان نیٹمی: پوائنٹ آف آرڈر اول ما وکرو۔

جناب مسند نشین: پہ خہ شی بانڈی؟

جناب غلام قادر خان نیٹمی: پہ دہی پوائنٹ آف آرڈر دے۔

جناب مسند نشین: پوائنٹ آف آرڈر دے جی۔

جناب غلام قادر خان نیٹمی: جی سپیکر صاحب، یو اوور سیٹر دے پہ ضلع ٹانک کبھی، عصمت اللہ نامیری، نو یونیم کال نہ زہ پرې لگیا یم، نن ئے ترانسفر کرم نو درې ورخې بعد ئے بیا آرڈر وشى۔ بیا ئے ترانسفر کرم، بیا ئے درې ورخې بعد آرڈر وشى، دا 12-12 بانڈی مې اوس آرڈر کرے دے او پہ 12-17 بانڈی ئے بیا کینسل کرے دے۔۔۔۔

ایک آواز: کومہ محکمہ دہ؟

جناب غلام قادر خان نیٹمی: سی اینڈ ڈیبلو بنایم۔

Mr. Chairman: I think this is no point of order, please.

جناب غلام قادر خان نیٹمی: داسې دہ جی چي۔۔۔۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مہربانی جی۔ داسې دہ جی یو خو لیجسلیشن ڈیر Important business دے، دغہ شروع شو، دا قانونی طور بانڈی پوائنٹ آف آرڈر نہ جوړیږی خو زموڼرہ ورور دے، دا مسئلہ بہ د سیشن نہ پس Take up کرو ان شاء اللہ خپلو کبھی خو اوس مو گزارش دے چي دا لیجسلیشن چي کوم دے، دا مونرہ Carry forward کرو، پہ دہی بانڈی مخکبھی لار شو۔۔۔۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میں نے فلور دیا ہے، اسرار اللہ خان کو فلور دیا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یوسر۔ سر، میری گزارش یہ ہے، کل اگرچہ آپ ہاؤس میں نہیں تھے لیکن رول 85 کے تحت میں نے ایک Submission کی تھی کہ یہ جو بل یہاں پہ آج Consideration کیلئے ہم لائے ہیں، اس کے متعلق میری کچھ Apprehensions تھے اور کل منسٹر صاحب نے مہربانی بھی کر لی تھی، اس کو ایک دن کیلئے ڈیفر کر لیا تھا، ہمارا یہ خیال تھا کہ منسٹر صاحب اگر

کل نہیں آئے تو آج جو Relevant Minister ہیں، Labour کے، وہ آجائینگے لیکن آج بھی انہوں نے یہ زحمت گوارا نہ کی کہ وہ آجائیں اور ہمارے Apprehensions سن لیں۔ تو میری سر، وہی کل کی پرانی جو Submission تھی، وہ آج بھی یہ ہے کہ اگر آپ Competent فورم کی بات کریں، جو بل یہاں پر ٹیبل ہوا ہے، یہ 1936 کا ایک ایکٹ ہے جس کو ہم Repeal کرنے جا رہے ہیں، اگر کوئی Devolution ہوئی اٹھارہویں ترمیم کے نیچے اور آپ کوئی لیجسلیشن سمجھتے ہیں تو اس کو فریشن بل کے طور پر لائیں اور اس لئے میں آپ کی توجہ چاہوں گا، اسکی جو Definition clauses ہیں اور اس کا سیکشن تھری ہے، Even ریلوے کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ ریلوے کے جو 'ویجز' وغیرہ ہونگے، وہ بھی ہم اس بل کے نیچے طے کریں گے۔ میری سر، گزارش یہ ہے کہ اگر ایک بل کی اتنی حد تک آپ Ditto copy اس ہاؤس میں لیکر آجاتے ہیں کہ فیڈرل سے آپ نے اٹھایا، صرف Repealing clause اس میں ڈال دی اور پھر آپ نے اس میں ریلوے کا جو سبجیکٹ ہے جو کہ ابھی تک آپ کو Devolve بھی نہیں ہوا، فیڈرل کے پاس ہے، اس میں بھی آپ نے اتنی زحمت نہیں کی کہ سیکشن تھری میں سر اگر آپ دیکھ لیں، وہ آج بھی موجود ہے۔ میری سر گزارش یہ ہے، آرنیبل منسٹر صاحب اور چونکہ سینئر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، میری ان سے بھی گزارش ہے کہ مہربانی کر کے آپ اس کو لاء ریفرنز کمیٹی میں بھیج دیں، ورنہ ویلفیئر بورڈ کا مسئلہ تھا سر، اسمیں میں نے یہ بات کی تھی، یہاں پر چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، Hopefully مجھے Second بھی کریں گے، انہوں نے کہا تھا کہ یہ جو میرا محکمہ ہے، یہ آپ کو Accountable ہی نہیں ہے، اگر ایک محکمہ کے متعلق ہم اس کو کمیٹی میں بلا ہی نہیں سکتے اور دوسری طرف ہم اس کیلئے لیجسلیشن کر رہے ہیں تو اس میں سر Dichotomy ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے اس کو لاء ریفرنز کمیٹی کو بھیج دیں۔ تھینک یو، سر۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب! زہ خیلہ د لیبر د سٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین یم، پہ ہغی کنبی محترم منسٹر صاحب مونبرہ، د ہغی بزنس د پارہ چہی دے ہاؤس نہ ریفر شوے وو، راغبونتے وو، ہغہ ہلتہ نہ راتلو نہ انکار وکرو، Written جواب ئے ہم راکرو او ہغہ پہ ریکارڈ بانڈی موجود دے، کومہ خبرہ چہی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب وکرو چہی اوس سرے بالکل خان د دہی د پارہ جوابدہ نہ شماری او لیجسلیشن مونبرہ لگیا یو د ہغوی د پارہ کوؤ او بل دغہ د ریلوے خبرہ پکنبی وشوہ، دا ہم دغہ شان چہی خصوصی طور بانڈی ریلوے پہ

دیکھنې راغبونې شوې ده چې هغه Devolve هم نه ده او کله هم چې مونږ په دې د نور فیدرل محکمو خبره کړې ده، د هغوی د ایمپلائز خبره مو کړې ده نو دا مونږ ته وینا شوې ده چې دا خو د فیدرل گورنمنټ سره تعلق لری او منسټر صاحب بالکل، اوس هم نه دے راغله، پرون هم نه دے راغله او نه سټینډنگ کمیټی ته راخی، نه چاته ځان جوابده شماری نوزه خو وایمه چې دا لیجسلیشن دوئ د پاره کول هم۔۔۔۔

جناب مسند نشین: آنرېبل وزیر قانون۔

وزیر قانون: مهربانی سر۔ دا پوائنټ پرون هم وچت شوه و دوئ د اسمبلی Rule 82 read with 85، هغې کبني دا دے چې کوم موؤر دے، 'بل' موؤر دے، د هغه دا Prerogative دے چې هغه هاؤس ته موشن راوړی چې هغه یو سلیکټ کمیټی ته یا سټینډنگ کمیټی ته دا 'بل' ریفر کړی او یا په Principles باندې د سکشن په هغې باندې وشي نو هغه حوالې سره خو داسې هیڅ دغه نشته۔ دا چې کله جی Bill introduce شو، دلته دې ایوان کبني دا خو پبلک داکومنټ دے، ټولو ته Available وی، که چا ته پرې څه اعتراض وو هغه وخت کبني پکار دا ده چې اماندمنتیس موؤ شوی وو، اماندمنتیس نه دی موؤ شوی، اوس دا ټائم نه دے، دا دوئ له دا خبره تاسو ورسره ډیره مهربانی وکړه خو دا حق هم دې وخت دوئ نه لري۔ بله خبره دا ده چې کومه فنا صاحب خبره وکړه چې یره منسټر صاحب کمیټی ته Appearance نه دے کړے، خبره دا ده جی هغه بل ایشو دے، هغه چې کوم دے یو ډیپارټمنټ دے چې هغه اول Devolve شوه وو، چې هغه اول Devolve شوه وو، د هغې نه پس هغه بیا د ټولو صوبو په Consensus سره ورکړ ویلفیئر بورډ چې کوم هغه بیا واپس لاړو، نو هغه د صوبې په انټرسټ کبني، په مفاد کبني یوه فیصله شوې ده، د هغې چونکه فنډز فیدرل گورنمنټ نه راخی لهدا په نیشنل اسمبلی کبني د هغې Accountability هم کبني او هغه Double accountability نشي کیدے۔ دا تاسو مانه زیات بنه پوهیږئ، دا چې کوم دے جی، دې وخت کبني د ټولو مزدورانو د تنخواگانو، د هغوی د سیکورټی، کوم که د هغوی څه قسمه، فیکټری مالکان وی یا هر څومره چې Commercial establishments دی په دې صوبې کبني، که هغوی خپل لیبر سره

ظلم زیادتے کوی، تنخواہ ورلہ پورہ نہ ورکوی یا Deduction ترې غیر قانونی کوی نو د هغوی د پارہ یوہ Safety دہ، یوہ سیکورٹی دہ۔ نن زما بعضې بعضې دا ایم پی اے گان ورونہ راخی او دغه مزدورانو لہ چې کوم تخفظ مونبرہ ورکوؤ، دوئ نہ غواړی، دې سٹیج باندي د دغه لیبر د حقوقو تخفظ پہ لاره کبني دوئ یو رکاوٹ جوړیږی۔ زما به دا خواست وی چې یرہ زمونبرہ د خپلې اسمبلې چې کوم پروسیجر دے، پہ هغې باندي خو، امنڈمنتس نہ دی موؤ شوی، دوئ د مهربانی وکړی مونبرہ سره د کوآپریشن وکړی۔

جناب مسند نشین: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یوسر۔ میری گزارش یہ ہوگی منسٹر صاحب سے کہ جس رول کے تحت میں بول رہا ہوں، وہ بھی 'رولز آف پروسیجر' کا حصہ ہے۔ سر یہاں پر گورنر صاحب آرڈیننس کرتے ہیں، جب وہ Lay ہوتا ہے، اس کی Rejection کیلئے اور طریقہ کار ہوتا ہے، امنڈمنتس کا اور طریقہ کار ہوتا ہے، یہ کہنا کہ ہم نے امنڈمنتس، ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ Competent forum ہی نہیں ہے، اگر میں ایک چیز کو Competent forum ہی نہیں سمجھتا تو میں اس میں امنڈمنتس تو اس وقت لاؤنگا کہ جب میں سمجھوں کہ یہ Competent forum ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس میں Principles of the Bill کے تحت جو میں نے موؤ کئے ہیں، اگر اس کو کھلے دل کے ساتھ ہم دیکھیں تو میں کوئی غلط بات نہیں کہہ رہا، گزارش سر میری یہ ہے کہ اگر اس ہاؤس میں لیجسلیشن ہوتی ہے، وہ گورنمنٹ اس وجہ سے اس Mind set کے ساتھ نہ آئے کہ یہ Matter of honour اور چونکہ ہم نے Lay کیا ہے، ہم نے اس کو پاس بھی کرنا ہے، اگر اس میں کوئی قباحتیں ہیں تو اس پر سوچنا چاہیے، کل بھی ہم نے ڈیفنڈ کیا تھا، اس وجہ سے کہ منسٹر صاحب یا انکے سیکرٹری صاحب کوئی تو رابطہ بھی کریگا کہ جی آپ کی کیا Submissions ہیں؟ اگر اس میں کوئی رابطہ ہی نہیں ہوتا تو اس کا یہ مقصد ہے سر کہ پھر ہم ویسے رپسٹیمپ ہیں، تو ہم رپسٹیمپ نہیں بننا چاہتے، آج بھی یہ ہے کہ ہم تلخی پیدا نہیں کرنا چاہتے اور اگر ہم سر اس ہاؤس میں نہ بیٹھیں تو میرے خیال میں کورم کا بھی مسئلہ بنے گا اور ہم نہیں چاہتے کہ سر تلخی بنے۔ مہربانی کر کے اس کو لاء ریفارمز کو بھیج دیں۔

جناب مسند نشین: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ ہم نے کل گزارش کی تھی اور مجھے یاد پڑتا ہے، غالباً آپ موجود نہیں تھے، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں نے کل اس پوائنٹ کو Raise کیا تھا کہ یہ اٹھارہویں آئینی ترمیم میں یہ محکمہ Devolve ہی نہیں ہوا، آج بھی انکے تمام آفیسرز وہاں ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جس طرح ہمارا پیسکو ہے، کہ وہ پیسکو کا چیف بیٹھتا ہے لیکن یہ محکمہ وفاق کا ہے۔ میں Blame نہیں کرنا چاہتا کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم ایسا کیوں نہیں، لیکن ابھی تک اس کا وزیر پرویز الہی صاحب ہے اور وہ وہاں سے اس کو ڈیل کرتا ہے، ہمارا وزیر صرف مانیٹرنگ کرتا ہے اور ابھی آپ کو اسرار اللہ خان نے بھی بتایا کہ اس کے اندر ریلوے کی بحث بھی ہے، حالانکہ ہمارا ریلوے سے کیا تعلق ہے؟ اس کے معنی یہ ہیں کہ انہوں نے دیکھا نہیں ہے، من و عن سے اور اسی طرح اٹھا کر کہاں پر Paste کر دیا ہے اور میں تو لاء منسٹر صاحب سے بہت ادب سے درخواست کرونگا کہ وہ اصرار نہ کریں، کل ہم نے وقت مانگا تھا اور وقت اس لئے مانگا تھا کہ وزیر صاحب ہونگے تو ان سے بات ہو جائیگی اور وزیر صاحب نہیں آئے، ٹھیک ہے یہ Collective responsibility ہے، یہ وزیر کر سکتے ہیں لیکن یہ قانون سازی ہے، ایک اہم چیز ہے، اس کے اندر یہ ہمیں ناراض نہ کریں اور مہربانی کر کے موقع دے دیں اور اس کو ہم دوبارہ دیکھ کر جب لائیں، اس کے اندر جو غلطیاں ہونگی، وہ بھی نکل جائیں گی، ایک اور موقع پر ابھی سیشن تو زیادہ ہے کوئی پریشانی کی بات تو نہیں، پھر اس پر ان شاء اللہ قانون سازی کر لینگے۔

جناب مسند نشین: ملک قاسم خان خٹک۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ جی۔ زہ ہم د دغہ بیان خو جی مفتی صاحب خبرہ و کرہ، اسرار خان خبری و کبریٰ خو دہی لاء منسٹر صاحب او وئیل چہی دا ہر خہ د ہغہی خائے نہ، دے منسٹر تہ دا صوبہ چہی کوم دے مراعات ورکوی، تی اے دی اے ورکوی، بیبا لیبر سیکرٹری چہی کوم دے، چونکہ پہ دہی کمیٹی کبھی زہ ہم ممبریم، دا خہ رنگ چہی ڈاکٹر اقبال فنا او وئیل، زہ دا وایم چہی دا منسٹر د دہی ہاؤس خان نہ گنی، ہغہ دومرہ سپریم دے، نو مونبرہ خو پہ دہی، زہ دہی تولو ممبرانو تہ داریکویسٹ کوم، تاسو کسئی (وینی) چہی ہغوی خہ و کرل، تاسو ئے وینی تہول دا تہول ہاؤس ترہی نہ نالاں دے۔ نو زہ وایم چہی د دغہی قانون سازی مونبرہ ولہی حصہ جوہ شو چہی خامخا ہغہ پہ ریلوے باندہی چہی کوم دے اوسہ پورہی، یعنی دا د دہی نہ خبر نہ دے چہی دیکبھی د ریلوے خبری دی، خپل لیبر خو مونبرہ نہ ہیر

شوعے دے، ہلتہ کبني چي کومې شاه خرچياں کيږي، هغه سوچ نه شي کولے ته، نومونږه دغه ريكويست دے چي زه دې خپلو ملگرو ته وایم چي اوخو د دې خلاف مونږه واک آؤت وکړو چي مونږه سره ډير زيات ظلم کيږي۔۔۔۔

جناب مسند نشين: عبدالستار خان۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپيکر، يه مسئله کل بهي هماں پراڻيايا گيا تھا، چونکه هم اس ليبرکي، جو سٽينڊنگ کميٽي هے، اس کے ممبران هیں، همارے ساتھی کافی، يه بات آئی تھی پہلے سٽينڊنگ کميٽي ميں تو همارے منسٽر صاحب نے ايک بهت بڑا ڈرافٽ اس کے اوپر وه کر ديا تھا، اس ميں اس کا Plea تھا، وه يه تھا که هم اس ميں چونکه فيڊرل سبجيڪٽ هے، صوبے کو نهين ديا گيا هے، لہذا اس ميں قانون سازي بهي نهين کر سکتے هیں اور هماري سٽينڊنگ کميٽيز کي، Review کا حق بهي نهين هے۔ اس حد تک Written اس کميٽي ميں وه کي هے۔ لہذا کل بهي اس پر بات هونگي، جس طرح اسرار نے تجويز کيا هے که لاء ريفارمز کميٽي کو حوالے کيا جائے تو بهتر هوگا ورنه هم اس کے خلاف واک آؤت کرينگے، نهين مانتا هوں۔

جناب مسند نشين: جناب ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: تهينک يو سر۔ چيئر مين صاحب، زما ريكويست دا دے سر که دا سٽينڊنگ کميٽي ته تاسو دا 'بل' وليږي کنه جي، نو په دې باندي سر لاء ريفارمز کبني بحث وشي او بيا هغې نه پس که راشي نو بهتره به وي، که زمونږه د ملگرو خه ور کبني دغه وي جي نو (تالیاں) هغه به هم اخوا شي، بعضې خيزونه به ديکبني وي جي، Conceptually دا 'بل' ډير ضروري 'بل' دے۔ هغه زما خيال دے چي گنډاپور صاحب هغې کبني دے خو ديکبني بعضې داسي Matters دي چي هغه شک و شبهات راخي، فيڊرل سبجيڪٽ کيدي شي چي وي نو که لاء ريفارمز ته تاسو دا ريفر کړي، زما ريكويست به دا وي جي نو هغې کبني به دا ډسکس شي او تاسو ورته ټائم ورکړي جي چي دوه درې ورخو کبني دننه راولي۔

جناب مسند نشين: جناب بشير بلور صاحب۔

سينيٽر وزير (بلديات): سپيکر صاحب، څنگه چي زمونږه ورور خبره وکړه، داسي ده چي دا کوم 'بل' چي مونږه راوړو، په هغې باندي ډير زيات ډسکشن کيږي، د

ہفگی Vetting وشی، لاء ڊیپارٽمنٽ ته لار شی، لاء ڊیپارٽمنٽ والا ئے وگوری، مخکبني Concerned department چي دے هغه هم خپل يو دغه تيار کري، 'بل' تيار کري، بيا لاء ڊیپارٽمنٽ کبيني يو يو تکه يو حساب سره هغه کوي، دا اوس و لي چي زمونڙه ڊي هائوس کبني دا هغه دے چي يره ريلوے، داسي فيڊرل هغه چي کومې محکمې دي، د هفگی هم ذکر شوے دے، زما به دا خواست وي چي Subject to the condition دا لاء کميٽي ته، په فلور آف دي هائوس دا 'کميٽنٽ' تاسو به رولنگ ورکوي چي دا Monday باندي دا شے بيا راشي او زمونڙه دا خواست کوؤ، هله زمونڙه دا شے نن نه پيش کوؤ۔

(تالیاں)

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the Bill may be referred to the Law Reforms Committee with a condition that they submitted its report on next Monday.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, the Bill is referred to the Law Reforms Committee. *یہ کچھ رپورٹیں ہیں۔*

مجلس قائمہ برائے محکمہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Chairman: Syed Jafar Shah MPA, Chairman, Standing Committee No. 12, on Health, to please move that the report of the Committee, already presented on 11-12-2012, may be adopted. Mian Jafar Shah.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 12, on Health Department, may be adopted, as presented in the House on December 11, 2012. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 12, on Health, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

محترمہ نور سحر: جی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: تھینک یو سر۔ سر، اصل میں مجھے ابھی تو پتہ نہیں لیکن اگر کل آپ چھٹی دے رہے ہیں، مجھے تو پتہ نہیں ہے لیکن اگلے دن جمعرات ہے اور ہمارا جو ہے 'پرائیویٹ ممبر ڈے' ہوتا ہے تو اس کی جگہ اگر Friday کو آپ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' رکھ دیں تو اس طرح ہمارے بلز اور ریزولوشنز آجائیں گی، تو میری ریکویسٹ ہے کہ آپ 'پرائیویٹ ممبر ڈے' جمعہ کے دن رکھ لیں، اگر پرسوں چھٹی ہے؟

جناب مسند نشین: ٹھیک، آپ کی بات بالکل صحیح ہے، Next جو ہفتہ ہے، اس میں دو دن ہم دیں گے آپ کو 'پرائیویٹ ممبر ڈے' کیلئے۔

(تالیاں)

Ms. Noor Sahar: Okay Sir.

مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Chairman: Syed Muhammad Ali Shah Bacha, MPA/ Chairman, Standing Committee No. 5, on Agriculture, to please move that the report of the Committee, already presented on 11-12-2012, may be adopted.

Syed Muhammad Ali Shah: Thank you very much, Speaker Sahib. Sir, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 5, on Agriculture, Livestock and Cooperative Department, as presented in the House on 11-12-2012, may be adopted.

Mr. Chairman: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 5, on Agriculture, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

جناب میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: میاں صاحب! تاسو خہ وائی؟

وزیر اطلاعات: یو خوجی ما پروں چپی کومہ خبرہ کبری وہ، د هغی چپی مونبر وئیل یو زخمی دے، هغه زخمی هم چپی کوم دے نو هغه مر شوے وو، نو یو خودا خبرہ زہ پہ ریکارڈ راوستل غوارم چپی د ایئر پورٹ پہ واقعہ کبئی او د پاؤکی چپی کوم لس پہ لس دهشت گرد وو، هغه پول مرہ شوی دی او انجام ته رسیدلی دی۔ بل

جی پھ دہی واقعہ کبھی چہی کوم د پینور ایئر پورٹ باندہی شوہی وه، پھ هغہی کبھی دوه چيچن وو او درہی پاکستانيان وو او کوم چہی پھ پاؤکی کبھی شوہی دے نو يو پاکستانی وو، يو کرغستان والا وو، يو ياغستان والا وو، يو ازبک وو، بل چيچن وو۔ تر دہی وخته پورہی هم دغه هومره معلومات دی او د هغہی نور چہی کوم دے نو دی اين اے تيسٲٲ د پاره مونزه ليرلے دے او هغہی نه پس چہی راشی نو نور هغہی کبھی به مخکبھی Further دغه کيری۔ د دہی پھ حواله چہی دا کوم د دوی پھ وجود باندہی نشانونه وو، عموماً دوی چہی کلہ داسی پخپله ميديا کبھی هغه بله ورخ هم دوی زمونزه خلاف خبره کوله نو زمونزه غوندي خلقو ته هغوی شيطان وائی، مونزه خو پھ خپل خيال باندہی رحمانی کار کوؤ او د معاشرہی د درستگی د پاره کار کوؤ او دهشت گردی ختموؤ، امن غوارو خو قدرت ته گوره چہی نن د هغوی پھ بدن د شيطان نشانونه راوتل، چہی کومو خلقو دا کارگزاری کوله او پھ هغه ريکارډ اوس که د هغوی پھ وجود باندہی که هغوی مونزه ته نيغ پھ نيغه وائی او هغه رپورٹ ماسره پروت دے که داسی شوک ملگرو ته پھ دہی خبره باندہی داسی اعتراض وی نو هغه ريکارډ ماسره شته چہی هغوی دپرون نه هغه بله ورخ بلکه بالکل پھ نو تاريخ باندہی هغوی چہی کوم مطلب دے د ريډيو پھ ذريعه کومه خبره کړي ده نو هغہی کبھی زما نوم هم By name اخسته دے، بيا د رحمان ملک صاحب نوم هم اخسته دے او د زرداری صاحب نوم هم By name اخسته دے او هغہی سره چہی کوم القابات وئیلی دی نو دا زه چہی کوم الفاظ وایم، دا ډير نرم دی او بيا ئے ورسره دا وئیلی دی چہی دوی به انجام ته رسوؤ، بهر کيف هغه خود خدائے کار دے چہی زمونزه کلہ نيته پوره وی پھ هغه ورخ به خو خودوی چہی دا کوم کار کوی، دا يو خبره چہی دوی پھ خپل وجود باندہی چہی زما جمات الوزوی، دا کار د شيطان دے، کوم چہی زما سکول الوزوی دا کار د شيطان دے، کوم چہی بې گناه ماشومان وژنی دا کار د شيطان دے، لهدا مونزه پھ دہی خيال باندہی چہی دانن کوم دہی پبلک اتحاد کړے دے او پھ دہی وجه چہی کوم پھ بنون کبھی واقعہ راغله، چہی پبلک راغلل او پوليس نه وو رسيدلے او پبلک دہی دهشت گردو سره مقابله وکړه، دغه رنگ د پاؤکی هم مثال دے او دغه رنگ چہی کوم دے نو زمونزه دا ايئر پورٹ هم دے چہی ديکبھی سيکورتي ايجنسو هم خپل کار کړے دے

او هغلته پبلڪ ڊير د حوصلې نه کار اخسته دے گنې د کورونو په مينځ کبني ډزې روانې وې او بالکل جي دا د نبنې په حساب باندې خو په حقيقت کبني چې کوم دے ، زمونږ دلته عالمان هم ناست دي چې شرعاً په وجود باندې داسې نبنې بندې دي ، لکه دا د رسول اکرم ﷺ حديث شريف دے چې دغه رنگ نبنې به په وجود څوک نه جوړوي ، په ديکبني داسې Authentic خبره به زما عالمان صاحبان دومره کولې شي خوزه په دې بنياد دا خبره چې يو د رسالپور واقعه زه اوس هغې نه راغله يم ، په هغې کبني په لاره تلل او زمونږه هغلته خلق بهرتي کيدل ، په فوج کبني بهرتي روانه وه او د سرک نه Hand grenade ورته راويشته دے او هغه خلق چې کوم بهرتي کيدل نو هغه پکبني زخميان شوي دي او تقريباً دولس کسان زخميان دي چې اووه پکبني عام زمونږ شهربان دي ، ستييزن دغه دي او پينځه زمونږ اهلکار دي او هغه د فوج سره تعلق لري۔ لهدا په دې بنياد چې هغوي زمونږه انسټاليشنز قبضه کول غواړي ، زمونږه په سيکورتي ايجنسو باندې اتيکونه کول غواړي او بيا د دې سره چې کوم دے نوزه پرون جمرود ته هم تله ووم ، نو سوال دا پيدا کيږي ، زمونږ دا ملگري هم سوال کوي چې آيا داسې خو نه ده چې تسلسل سره دا شے روان شو ، دوي ډير منظم دي ، زمونږ خپل دا خيال دے چې دا هغه څائے ته دوي رااورسيدل چې دوي سره کوم Trained خلق دي ، هغه اوس استعمالوي ، لهدا اوس هغه عام خلق د دوي سره ختم شو نو دوي په مثال د هغه شمعي دي چې دا د مږه کيدو شمع ده او اخري کبني يو شعله رااوچتيري۔ جناب سپيکر صاحب ، يوه د پوليو په حواله خبره کوم چې وختي يو خبر وچليدو او دوه زمونږه پوليو ورکز وو چې په هغوي باندې ، فيميل ، په هغوي باندې ډزې وشوې او زمونږه يو په هغې کبني شهيد شوي ده۔ دا يو خبره چې دلته د پوليو يو خبره کيږي ، د پوليو په حواله دا خبره شوې نه ده ، د هغوي گهريلو داسې څه خبرې وې چې دا د هغې په نتيجه کبني دا واقعه پيښه شوې ده ، لهدا زه دا ميسج هم ورکول غواړم چې که څوک دا وائي چې گنې د پوليو په وجه دا زمونږ چې کوم اوس پروگرام روان دے ، دا به Affect کيږي نو دا د پوليو په وجه نه دي شوي ، زه خپله هوم ډيپارټمنټ ته لارمه ، ما دا ټول معلومات Collect کړي دي ، لهدا دا هم زه د پريس د وروڼو په ذريعه باندې

تولو ته دا خبر ورکوم چچی دا د پولیو پھ وجہ نشانہ شوی نہ دی بلکہ د گھریلو
ناچاقی پہ بنیاد باندھی دوی ته دا واقعہ پینہ شوی دہ۔ دیرہ مہربانی، شکریہ۔

جناب مسند نشین: جناب مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ میاں صاحب نے کچھ اعداد و شمار بتائے ہیں اور انکے اعداد و شمار وہ
ٹھیک ہی ہونگے اسلئے کہ وہ حکومت میں ہیں، پھر ترجمان ہیں، ذمہ داری سے بات کرتے ہیں۔ میں اس
واقعے کی تو مذمت کرتا ہوں جو ایئر پورٹ پر حادثہ ہوا ہے اور جتنے لوگ اس میں شہید ہوئے ہیں، میں
حکومت سے مطالبے میں شامل ہونا چاہتا ہوں کہ ان کو ریلیف بھی دی جائے، پہنچ بھی دیا جائے اور اس
احساس کو بھی جلدی ختم کرنے کی کوشش کی جائے کہ یہ لوگ اتنے نزدیک آگئے ہیں، کیا وہ ہمارے
’پسنجروں‘ کو باچا خان ایئر پورٹ پر پریشان کرنا چاہتے ہیں؟ اور اس سے ایک قدم پر پھر کور کمانڈر ہے،
پھر گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس اور پھر ہماری یہ اسمبلی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، حکومت کو
مشورہ دیتا ہوں کہ ذرا سیکورٹی کو اور ’ٹائٹ‘ کر دیا جائے اور اگر خدا نخواستہ کہیں Lapse ہے تو اس کو
دیکھ لیا جائے، یعنی یہ ایسی بری بات نہیں ہے۔ بہر حال یہ بات تو طے ہے کہ جب بے گناہ کوئی مرے گا تو
اس پہ ہر ایک آدمی اس کی مذمت بھی کرے گا۔ اب موقع ایسا آگیا ہے کہ ہمیں کچھ فیصلہ کن اقدامات اٹھانا
ہونگے۔ پولیو کے حوالے سے ہماری اطلاع ہے کہ جس وقت کراچی کے اندر پولیو ورکر پر فائرنگ ہوئی اور
وہاں لوگوں کو مار دیا گیا، اس نیوز کے ساتھ ساتھ ایک خبر چلائی گئی کہ یہاں صوبہ سرحد میں تنی میں پشاور
کے قریب پولیو ورکر کو۔۔۔۔۔

آوازیں: خیبر پختونخوا ہے جی۔

مفتی کفایت اللہ: خیبر پختونخوا میں دا نوم لہر گران دے، لہر صبر خو کوئی کنہ (ہنسی) خیبر
پختونخوا کے اندر تنی کے مقام پر ایسا ہوا تو وہاں سے یہ تاثر ابھر ا کہ پولیو والوں کے خلاف کوئی باقاعدہ ایک
منظم، کوئی اس طرح کا وہ ایکشن ہو رہا ہے کہ وہاں بھی ٹارگٹ ہوا، یہاں بھی ٹارگٹ ہوا۔ اب اگر یہ پولیو
والوں کو بالفرض و تقدیر انہوں نے ٹارگٹ کیا ہے تو میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ آپ پولیو والوں کو،
جو لوگ پولیو میں کام کرتے ہیں، وہ بہت جانفشانی سے کرتے ہیں، اس حال میں آپ ان کو سیکورٹی فراہم
کریں اور اپنے لئے یہ بہانہ نہ بنائیں کہ چونکہ وہ گھریلو تنازعہ تھا، آپ اس کو ٹیسٹ کیس بنا کر اور جتنے لوگ
پولیو کیلئے جاتے ہیں، ان کو محفوظ بنائیں تاکہ اگر تنی کے اندر ان کو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہاں پر کوئی آدمی

محفوظ نہیں ہے تو پھر عدم تحفظ کا احساس تو بہت زیادہ ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ الگ ہے اور بغاوت کا مسئلہ الگ ہے، ان دونوں کو خلط ملط نہ کیا جائے اور پولیو کیلئے جتنی ٹیمیں آگے جاتی ہیں، ان تمام ٹیموں کو محفوظ بنا دیا جائے اس لئے کہ پولیو والے جو کام کرتے ہیں، وہ ہماری آئندہ نسل کیلئے کام کرتے ہیں، وہ آپنج لوگوں کو اس اپنج پن سے بچانے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔ اگر یہ میسج چلا جائے گا کہ ہم ان کو تحفظ نہیں دے سکتے تو میرا خیال ہے کہ یہ لپچھا میسج نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت زیادہ شکریہ۔

جناب مسند نشین: تھینک یو۔ وہ چونکہ میرا وہ کال اٹینشن نوٹس، وہ آدھارہ گیا تھا تو اس کو میں پینڈنگ کرتا

ہوں۔ The Sitting is adjourned and we will meet again at 03:00 pm on Friday, 21-12-2012. Thank you .

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 21 دسمبر 2012ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)